نکتہ نظر:

جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق سربراہ افواج پاکستان

واشنگٹن۔لندن،میموگیٹ سازش

یہ سازشی مراسلہ واشنگٹن میں تیار کیا گیا جسے پاکستان کے سفیر حسین حقانی نے منصور اعجاز کو لکھوایا جو امریکی کاروباری شخص ہے اور پھر دونوں ۱۰ مئی کو لندن پہنچے جہاں برطانوی چیف آف سٹاف سر ڈیوڈ رچرڈز اور وزارت دفاع کے سیکرٹری سے ملاقات کی اور مراسلے کی منظوری حاصل کرنے کے بعد واپس واشنگٹن آئے اور مراسلہ امریکہ کے قومی سلامتی کے مشیر جنرل جیمز جونز کے حوالے کیا جنہوں نے ایڈمرل مائیک مولن تک پہنچایا۔اس سازشی مراسلے میں منصوبے کی تفصیل درج تھی جس کے مطابق پاکستان میں حکومت کی تبدیلی کے بعد مختلف اہداف حاصل کرنا مقصود تھا۔دراصل یہ منصوبہ ایک بین الاقوامی سازش ہے جس کی ایک اہم کڑی نئی دہلی ہے جس کا ذکر اگر اس داستان میں شامل ہوجائے تو ''سازش کی مثلث'' مکمل ہوجاتی ہے۔

منصوبے پر عمل درآمد کیلئے پہلے مرحلے میں ایبٹ آباد کمیشن کو ملنے والے شواہد کو سبوتاژ کرنا تھا جیسا کہ سانحہ 9/11 کے معاملے میں جلد بازی میں فیصلہ سنا کر اسامہ بن لادن اور القائدہ کو مجرم قرار دیا گیا اور افغانستان پر چڑھائی کی راہ ہموار کی گئی اور افغانستان کو اسامہ اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دینے کے جرم میں اب تک سزا دی جارہی ہے۔اسی طرح ایبٹ آباد کمیشن کے ذریعے پاک فوج کی اعلی کمانڈ اور آئی ایس آئی کو مورد الزام ٹھہرانا مقصود تھا کہ وہ امریکی میرینز کی آمد اور کاروائی کا سراغ لگانے میں ناکام ہوئے اور اسامہ بن لادن کو پاکستانی سرزمین پر قتل کردیا گیا۔اس طرح کمیشن کی رپورٹ کے ذریعے آرمی چیف اور آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل کو برطرف کرنا آسان ہوجاتا جو کہ پہلے ہی توسیعی مدت ملازمت پر ہیں،اور ان کی جگہ،اور تمام دوسرے اہم مناصب پر تعیناتی کیلئے ''اپنے وفاداروں' پر مشتمل نئی قومی سکیورٹی ٹیم (National Security Team) بنائی جاچکی تھی،جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ معاملات کو سنبھالے گی اور ملٹری وسیاسی قیادت میں موجودہ ہم آہنگی کے فقدان کو ختم کردے گی۔''اگر یہ منصوبہ کامیاب ہوجاتا تو افپاک پالیسی کے اہداف پورے ہوجاتے اور افغانستان سے امریکی اور نیٹو افواج کے پرامن انخلاء کو بھی یقینی بنایا جاسکتا تھا اور اس پورے علاقے میں بھارت کی بالادستی قائم ہوجاتی۔

پاکستان کی نئی حکومت' شمالی وزیرستان میں امریکہ اور اتحادیوں کو کاروائی کرنے کی اجازت دیتی تاکہ حقانی

نیٹ ورک اور دہشت گردوں کے ٹھکانوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ امریکہ اس پوزیشن میں ہوتا کہ طالبان سے اپنی شرائط منوا کر افغانستان میں اپنے وفاداروں پر مشتمل حکومت بنا سکتا اور خطے میں اپنا اثر ورسوخ قائم رکھ سکتا۔ اس کامیابی کی صورت میں ''امریکہ کو پاکستان کے ایٹمی اثاثوں تک رسائی بھی مل جاتی'' جس کے بعد وہ مطالبہ کرتا کہ ''بھارت کے حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کی جائے اور پاکستان مجبورا افغانستان سے لے کر سری لنکا تک بھارتی بالادستی کو تسلیم کر لیتا اور اپنی افواج کا زیادہ حصہ مشرقی سرحدوں سے نکال کر پاک افغان سرحد پر متعین کرنے پر مجبور ہوتا اور بھارت کو 'پسندیدہ ترین ملک' کا درجہ دے کر بہترین ہمسائیوں جیسے تعلقات استوار کرتا تاکہ باہمی تجارتی سرگرمیوں کو فروغ ملے۔ اور وہ تمام پاکستانی کہ جنہیں ممبئی میں دہشت گردی کے واقعہ میں مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے انہیں بھارت کے حوالے کر دیا جاتا۔ ایسی مثالی حکومت کے قیام کے بعد وزیر اعظم کیلئے 'حسین حقانی' سے زیادہ موزوں شخصیت اور کوئی نہیں تھی جو کہ پاکستان' بھارت اور امریکہ کے مابین بہترین باہمی تعلقات کی ضمانت دے سکے۔

پاکستان میں تبدیلی کا یہ عمل اس وقت شروع کیا گیا تھا جب ستمبر کے مہینے میں ایم کیو ایم حکومت سے علیحدہ ہوئی اور حزب اختلاف کی جماعتیں بھی حکومت کے خلاف ایک متحدہ اتحاد قائم کرنے کیلئے سرگرم ہو گئیں تاکہ ایک سیاسی تحریک چلائی جا سکے لیکن حکومت پاکستان نے نہایت سرعت سے MQM کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ممکنہ تحریک کو قبل از وقت ناکام بنا دیا۔ اس کا اظہار کرتے ہوئے میں نے اپنے مضمون بعنوان ''ملکی سیاست اور بیرونی جارحیت'' میں کہا تھا کہ: ''زرداری کامیاب ہو گئے اور حکومت کی تبدیلی کی سازش ناکام ہو گئی ہے کیونکہ ایم کیو ایم کمزور ہو گئی ہے اور بری طرح پٹ گئی ہے۔'' اس طرح پہلے مرحلے میں زرداری کو کامیابی ملی لیکن حقیقی مشکل کی گھڑی اب ہے۔ حزب اختلاف 'واشنگٹن ۔لندن میمو' کے معاملے کو خوب اچھال رہی ہے جبکہ حکومت اور حسین حقانی بند گلی میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی مدد کیلئے برطانیہ کے چیف آف سٹاف' سر ڈیوڈ رچرڈز اسلام آباد پہنچ چکے ہیں' وزیر اعظم گیلانی سے بھی ملے ہیں اور متحرک ہیں۔ حسین حقانی اپنی صفائی پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں اور اپنا استعفیٰ صدر زرداری کو دے دیا ہے اور کہا ہے کہ ''یہ سب ایک بین الاقوامی سازش ہے جس کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کرنا ضروری ہے۔'' دوسری جانب عمران خان کا تیسری قوت کے طور پر ابھرنا بھی قوم کے سیاسی مستقبل میں اہمیت کا حامل ہے۔ عدالت عظمی بھی اپنے فیصلوں پر عمل درآمد یقینی بنانے کیلئے رد عمل ہے جو کہ اب تک سزا سے بچنے کیلئے نظر انداز کئے جاتے رہے ہیں۔ ایسے مشکل حالات کے باوجود مسلح افواج نہایت بردباری اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا تاریخی کردار ادا کرنے کی منتظر ہیں۔

بدترین حکمرانی کے سبب عوام کی مایوسی اور غیض وغضب میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے اور وہ 2013ء سے

قبل ہی تبدیلی حکومت کا مطالبہ کررہے ہیں لیکن اس کے باوجود جمہوری نظام کی بقا کیلئے خطرناک ترین بات سول اور فوجی اداروں کے مابین بڑھتی ہوئی بداعتمادی ہے جسے واشنگٹن۔لندن میموسازش سے متعلق منصور اعجاز کے انکشافات نے مزید بھڑکا دیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے جس سے نمٹنے کیلئے سول اور ملٹری کے اکابرین کو تدبر اور بصیرت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔اس سلسلے میں مندرجہ ذیل معاملات خاصی اہمیت کے حامل ہیں:

☆ واشنگٹن اور لندن میں تیار کی جانے والی اس سازش میں بظاہر صدر زرداری کا کوئی رول نظر نہیں آتا ماسوائے منصور اعجاز کے اس بیان کے کہ حسین حقانی نے انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ'زرداری نے اس کام کی منظوری دی ہے'۔یہ بات غلط بھی ہوسکتی ہے۔اس حوالے سے منصور اعجاز نے حقانی کو تنبیہ کی تھی کہ اگر اس خط کا کسی سے ذکر کیا تو اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔جیسا کہ 1996ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں بھی اسی قسم کا ایک منصوبہ تیار کیا گیا تھا لیکن اس کا انکشاف ہوجانے سے محترمہ کو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے تھے۔اس معاملے کا باعث حیرت پہلو یہ ہے کہ 996اور 2011 میں رونما ہونے والے ان دونوں واقعات میں یہی دونوں کردار ملوث ہیں' یعنی منصور اعجاز اور حسین حقانی' جو اس سازش کا حصہ ہیں۔

☆ واشنگٹن۔لندن میموگیٹ سازش کے تحت اس وقت ملک میں سول' فوج اور تکنیکی ماہرین پر مشتمل ایک قومی سکیورٹی ٹیم بن چکی ہے جو تبادلوں اور ضروری ردوبدل کے ذریعے 'نئے نظام میں ہم آہنگی پیدا کرنے' کی ذمہ دار ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسی سازش ہے جو ملک کے وفادار حکومتی عہدیداروں اور سیاستدانوں میں تفریق کا باعث بنے گی۔عسکری اور قومی قیادت کے درمیان اختلافات بڑھیں گے جو خطرناک صورت حال کا سبب بن سکتے ہیں۔

☆ اس طریقے سے تبدیلی لانے کا مقصد امریکہ اور بھارت کو ایسی مراعات اور سہولتیں دینا ہے جس کے سبب قومی سلامتی کے اہم معاملات اور ملکی مفادات پر ضرب لگے گی۔اس سازش میں امریکہ' برطانیہ اور بھارت ملوث ہیں۔یہ بین الاقوامی سازش ہے جس کے خلاف پاکستان کو اقوام متحدہ سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

واشنگٹن۔لندن میموسازش' اندرون ملک ایک انتہائی سنگین معاملہ ہے جس پر آنے والے چند مہینوں میں بحث اور مذاکرے بھی ہوں گے اور احتجاج بھی ہوں گے جس سے ملک کا سیاسی درجہ حرارت خاصا گرم رہے گا اور تبدیلی کی تحریک میں تیزی پیدا ہوگی جو کہ اب ناگزیر ہوچکی ہے۔اس نازک ترین موقع پر حکومت وقت' حزب اختلاف' سول سوسائٹی' عدالت عالیہ اور مسلح افواج کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ تبدیلی کی اس تحریک کو صحیح سمت پر قائم رکھنے کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کریں۔انہیں نرم مزاجی' فہم و فراست اور بہترین عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوم کو صحیح راہنمائی فراہم کرنا ہے تاکہ ہمارا سیاسی جمہوری نظام صحیح معنوں میں فعال ہوسکے۔